واقعہ معراج مصطفےٰ ﷺ قسط نمبر ۲

مولانا محمد منشاء کاشف صاحب

آسمانی معراج: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس اس طرح حضرت جرائیل مجھے پہلے آسمان پر لے گئے وہاں تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ملے ان کا حال یہ تھا کہ جب دائیں طرف دیکھتے تو کھل اٹھتے ہنسنے لگتے اور بائیں طرف دیکھتے تو غم کے مارے آنسو بھرلاتے کیونکہ دائیں طرف نیک اولاد کے اعمال تھے اور بائیں طرف بد کے حضرت آدم علیہ السلام نے آپ کو دیکھا تو فرمایا خوش آمدید اے نیک نبی اے نیک فرزند آپ نے پوچھا جبریل یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں سارے انسانوں کے باپ پھر آپ کو وہ دوسرے آسمان پر لے گئے آسمان کے دروازے پر بھی وہی سوالات کئے جاتے ہیں جو پہلے آسمان کے دربان کی طرف سے کئے گئے تھے اور جبریل خازن آسمان کو وہی جواب دیتے ہیں جو وہ پہلے آسمان پر دے آئے تھے داروغہ جواب سن کر دروازہ کھول دیتا ہے اور خوش آمدید کہتا ہے دوسرے آسمان میں پہنچنے پر آپ کی ملاقات دو خالہ زاد بھائی یعنی حضرت یحیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام سے ہوتی ہے ان کے ساتھ ان کی قوم کے کچھ لوگ ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ یحیٰ و عیسیٰ ہیں انہیں سلام کیجئے۔ آپ انہیں سلام کرتے ہیں وہ بھی جواباً سلام عرض کرتے ہیں اور مرحبا کہتے ہیں پھر آپ جبریل کے ساتھ تیسرے آسمان پر روانہ ہوتے ہیں دروازہ پر پہنچ کر جبریل دستک دیتے ہیں اور دروازہ کھولنے کو کہتے ہیں خازن گردوں انہیں سوالات کو دھراتا ہے جن کے جوابات جبریل پچھلے دو آسمانوں پر دے آئے تھے جبریل کے جواب دینے پر دربان دروازہ کھول دیتا ہے اور خوش آمدید کہتا ہے تیسرے آسمان میں پہنچ کر آپ نے ایک شخص کو بیٹھے دیکھا جس کا حسن وجمال چودھویں رات کے چاند کو شرمارہا تھا آپ کے پوچھنے پر جبریل نے بتایا کہ یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں آپ نے انہیں سلام کیا جواباً انہوں نے بھی سلام کیا اور مبارک باد دی۔ پھر جبرائیل آپ

کو لے کر چوتھے آسمان پر پہنچتے ہیں دروازہ پر وہی سوال ہوا جو سابق دروازوں پر ہوا جبرائیل ؑ کا جواب سن کر دربان دروازہ کھول دیتا ہے اور مرحبا کہتا ہے آپ چوتھے آسمان میں داخل ہوتے ہیں وہاں آپ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو بیٹھے دیکھا جن کے مقام کو خدا نے بلند کیا ہے جبرائیل نے تعارف کرایا اور کہاکہ یہ ادریس ؑ ہیں آپ نے سلام کیا جواب میں حضرت ادریس علیہ السلام نے بھی سلام عرض کیا اور خوش آمدید کہا پھر آپ جبریل کے ہمراہ پانچویں آسمان پر چڑھتے ہیں دروازہ پر پہنچ کر جبرائیل کے ساتھ سوال وجواب کی وہی تکرار ہوئی جبریل سے جواب پالینے کے بعد دربان دروازہ کھول دیتا ہے اور خوش آمدید کہتا ہے آپ پانچویں آسمان میں داخل ہوتے ہیں وہاں آپ کی ملاقات حضرت ہارون بن عمران علیہ السلام سے ہوتی ہے جن کی نصف داڑھی سفید اور نصف سیاہ تھی اور طول میں ناف تک پہنچ رہی تھی ان کے ساتھ ان کی قوم کے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا مرحبا کہا حضور فرماتے ہیں کہ پھر میں جبرائیل کے ساتھ چھٹے آسمان پر پہنچا دربان سے سوال و جواب ہونے کے بعد دربان نے دروازہ کھول دیا اور مرحبا کہا۔ ہم چھٹے آسمان کے اندر پہنچے میں نے وہاں موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو دیکھا گندمی رنگ گھنے بال اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے موسیٰ یہ کہہ رہے تھے کہ لوگوںکا یہ زعم ہے کہ میں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز ہوں حالانکہ خدا کے ہاں سب سے معزز یہ شخص (محمد صلعم) ہیں میں نے سلام کہا انہوں نے جواب دیا اور ترحیبی کلمات کہے پھر ہم وہاں سے ساتویں آسمان کے لئے روانہ ہوئے ہماری روانگی کے وقت موسیٰ روپڑے رونے کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ میرے بعد نوجوان (محمد صلعم) تاج نبوت سے متوج ہوا اور ان کی امت میری امت کی نسبت زیادہ تعداد میں داخل جنت ہوگی مجھے اس پر فرط رشک وحسرت سے رونا آگیا اس کے بعد آپ ساتویں آسمان پر پہنچتے ہیں اور دروازہ پر مثل سابق سوال جواب ہوئے پھر دربان دروازہ کھول دیتا ہے خوش آمدید کہتا ہے ساتویں آسمان پر آپ کی ملاقات سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی جو بیت المعمور سے ٹیک لگائے ہوئے تشریف فرما ہیں جبرائیل تعارف کراتے ہیں کہ یہ آپ کے

جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں آپ سلام کرتے ہیں پھر آپ کو بیت المعمور ساتویں آسمان پر ایک عبادت خانہ ہے جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے عبادت کے لئے داخل ہوتے لیکن جو ستر ہزار فرشتے آج اس میں عبادت کے لئے داخل ہوں گے فرشتوں کی کثرت کی وجہ سے انہیں قیامت تک دوبارہ داخل ہونا نصیب نہ ہوگا۔ حضور نے وہاں کچھ لوگوں کو دیکھا جس میں کچھ لوگوں کے کپڑے سفید اور صاف تھے باقی نصف کے بوسیدہ وخستہ آپ بیت المعمور میں داخل ہوئے آپ کے ساتھ سفید پوش لوگ بھی داخل ہوئے آپ نے وہاں انکی معیت میں دوگانہ ادا کیا دوگانہ سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو آپ کے سامنے ایک بار پھر شیر اور شہد و شراب کے تین جام پیش کئے گئے آپ نے دودھ منتخب فرمایا۔ جبریل نے شاباش دی اور کہا کہ آپ نے فطرت سلیمہ اور دین الٰہی کو اختیار کیا آپ کی امت گمراہی سے بچ گئی۔ پھر آپ کو ساتویں آسمان کے بالائی حصہ پر سدرۃ المنتہی کے پاس ایک ایسے مقام پر لے جایا گیا جہاں کھڑے ہو کر آپ نے قلموں کے چلنے کی چرچراہٹ سنی سدرۃ المنتہی بیری کا ایک درخت ہے جس کا زیریں حصہ چھٹے آسمان اور بالائی حصہ ساتویں آسمان میں ہے آپ نے وہاں چار نہریں دیکھیں دو خفیہ دو ظاہری آپ ﷺ نے جبریل سے پوچھا نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے بتایا ان میں دو خفیہ نہریں سلسبیل وکوثر ہیں جو جنت سے نکلتی ہیں اور وہ ظاہری نہریں نیل و فرات ہیں۔ (جو مصر میں اور عراق میں بہتی ہیں) آپ نے سدرۃ المنتہی کو دیکھا اس کے بیر حجر مقام کے مٹکوں کے مانند بڑے بڑے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کان کے مانند طویل وعریض تھے پورے درخت کو سونے کی ٹڈیوں اور مختلف شوخ رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا آپ فرماتے ہیں کہ میں یہ منظر دیکھ کر فرط حیرت و استعجاب سے خدا کے حضور سربسجود ہوگیا پھر مجھے خدا سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ سب سے پہلے آپ نے خدا کے حضور تحیات وطیبات کا تحفہ پیش کیا جواب میں خدا نے آپ کو رحمت وبرکات اور سلامتی کا تحفہ دیا جسے آپ نے اس شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔ ”السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین“ یہ سلامتی ہم پر بھی ہو اور خدا کے جتنے نیک بندے ہیں ان پر بھی پھراللہ تعالیٰ نے آپ اور آپ کی

امت پر پچاس نمازیں فرض کیں سورۃ البقرہ کی آخری آیات آپ کو دی گئیں اور اس بات کی ضمانت دی گئی کہ آپ کا جو امتی شرک پر نہیں مرے گا۔ اس کے کبائر کی معافی کر دی جائے گی آپ ان چیزوں کو لیکر واپس ہوئے ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے لیکن وہ کچھ نہ بولے جب آپ چھٹے آسمان پر آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ محمد ﷺ اپنے رب کے پاس سے آپ کو کیا کیا عطا ہوا عرض کیا پچاس نمازیں فرض ہوئی ہیں موسیٰ نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ کی امت اس لائق نہیں ہے کہ پچاس نمازوں کا بوجھ سہ سکے میں نے بنی اسرائیل کو جو بڑے قوی تھے اچھی طرح آزمایا اور پرکھا ہے آپ کی امت تو ان سے بھی کمزور ہے اس لئے آپ اپنے رب کے پاس جایئے اور نمازوں میں تخفیف کرایئے آپ یہاں سے واپس ہوئے اور دربار خداوندی میں پہنچے عرض کیا یا اللہ پچاس نمازیں بہت ہیں ان میں کچھ کمی کر دی جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم پانچ نمازیں کم کر دیتے ہیں آپ اپنی امت سے ۴۵ نمازیں پڑھوایئے حضور واپس ہوئے تو پھر حضرت موسیٰ ملے پوچھا کیا ہوا عرض کیا پانچ نمازیں کم ہوئی ہیں اور ۴۵ نمازیں پڑھنے کا حکم ہوا ہے موسیٰ نے کہا کہ تمہاری امت کے لئے ۴۵ بھی بہت ہیں وہ انہیں ادا کرنے کی سکت نہیں رکھتی۔ آپ ان میں مزید کمی کرایئے آپ پھر درگاہ خداوندی میں واپس ہوئے عرض کیا یا اللہ ۴۵ بہت ہیں ان میں مزید کمی کر دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پانچ اور کم کر دی جاتی ہیں آپ اپنی امت سے چالیس نمازیں پڑھوایئے آپ ﷺ واپس ہوتے ہیں موسیٰ علیہ السلام پوچھتے ہیں کہ کیا ہوا؟ عرض کیا پانچ نمازیں اور کم کر دی گئیں اب چالیس رہ گئی ہیں موسیٰ علیہ نے کہا چالیس بھی بہت ہیں میں بنی اسرائیل سے سخت نبرد آزما رہا ہوں اور انہیں دیکھ چکا ہوں آپ ﷺ کی امت تو اضعف الامم ہے غرضیکہ آپ ہر بار درگاہ خداوندی میں جاتے اور تخفیف کراتے اور واپسی پر موسیٰ علیہ السلام آپ کو مزید تخفیف کا مشورہ دیتے ہیں آمد و رفت کا یہ سلسلہ تادیر جاری رہا حتی کہ ان نمازوں کا سلسلہ گھٹ کر پانچ رہ گیا اس پر موسیٰ نے کہا اور کمی کرالیجئے۔ آپ کی امت پانچ نمازیں بھی ادا کرنے سے قاصر رہے گی

لیکن آپ نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام اب مجھے درگاہ خداوندی میں جاتے شرم آتی ہے میں نے خداوند تعالیٰ سے بہت کمی کرائی اب میرے لئے یہ کافی ہے بارگاہ خدا سے یہ آواز آئی اے محمد ﷺ ! میرے پاس جو چیز ایک بار لکھ دی جاتی ہے اسمیں تبدیلی نہیں کی جاتی میں نے آپ ﷺ کی امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں میرے اس فیصلہ میں کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں میں نے عملاً اس کی ادائیگی میں اگرچہ تخفیف کر دی ہے لیکن یہ میرے نزدیک حقیقتاً پچاس ہی شمار ہوں گی اسلئے کہ میں نے ہر نیکی کا بدلہ دس گنا رکھا ہے۔

لمحہ فکریہ: جو لوگ حضور اکرم ﷺ کو حاظر وناظر اور عالم الغیب کا عقیدہ رکھتے ہیں ان کے پورے عقیدے کی مذمت اس واقعہ سے ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ حضور بار بار نمازوں میں تخفیف کرانے کے لئے خداوند کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں جب حضور کو غیب تھا کہ نمازیں صرف پانچ ہی ہیں اور بار بار جانے کی کیا ضرورت تھی اسلئے یہ لوگ نبی اکرم ﷺ پر بہتان باندھتے ہیں اور حالانکہ خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ اے میرے محبوب لوگوں کو کہہ دیجئے۔ "قل لایعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ ومایشعرون ایان یبعثون" (پارہ ۲۰ س النمل آیت ۶۵)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین (یعنی عالم) میں موجود ہیں (ان میں سے) کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اسی وجہ سے ان مخلوقات کو یہ خبر نہیں کہ وہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور اسی طرح قرآن وحدیث میں دلائل کثیرہ ہیں۔

جنت کا معائنہ: معراج کے موقع پر آپکو جنت کی سیر اور دوزخ کا معائنہ بھی کرایا گیا۔ (زیادہ امکان ہے کہ یہ مشاہدات معراج روحانی میں ہوئے ہوں) (واللہ اعلم) جنت کی سیر کے دوران آپ نے دیکھا کہ وہاں جابجا موتیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں کہ زمین جنت کی مٹی مشک عنبر کی تھی وہاں آپ نے بڑی ٹھنڈک اور

مشک عنبر کی خوشبو محسوس کی اور ایک آواز سنی آپ نے جبریل سے اس کے متعلق دریافت کیا کہ جبرائیل یہ خوشبو کیسی ہے اور یہ آواز کہاں سے آرہی ہے جبرائیل علیہ السلام نے بتلایا کہ یہ جنت کی مہک اور اسکی آواز ہے وہ کہہ رہی ہے کہ اے اللہ جن خوش نصیب لوگوں کو تو نے مجھ میں داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے انہیں جلد یہاں لا بسا اسلئے کہ اب میرے جام وکاس میرے دبیز و مہین، ریشمی پوشاک، میرے جواہر و یواقیت، میرے موتی و مرجان میرے سونے چاندی کے ظروف بہت افزوں ہوگئے ہیں میرا شہد و شراب اور شیرو آب بہت وافر ہوچکا ہے۔ اسلئے تو اب جلد ان لوگوں کو مجھ میں داخل کردے جو ان چیزوں کے حقدار ہیں آپ نے وہاں ایک درخت دیکھا جس کی جڑ سے مختلف نہریں نکل کر بہہ رہی تھیں کچھ پانی کی نہریں تھیں جن کا پانی صاف شفاف تھا کچھ نہریں دودھ کی تھیں جن کا مزہ غیر متبدل تھا کچھ شراب کی نہریں تھیں جو پینے والوں کے لئے باعث لذت تھیں کچھ صاف شہد کی نہریں تھیں جنت میں ایسے درخت ہیں کہ اگر کوئی سوار اس کے سائے میں چلنا شروع کردے تو ستر سال کے عرصے میں بھی اسے طے نہ کرسکے آپ ﷺ نے فرمایا جنت کا انار ڈول کی مانند بڑا تھا جنت کا ایک پرندہ میں نے دیکھا جو کہ تمہارے بختی اونٹ جیسا لحیم و شحیم تھا آپ نے وہاں ایک قسم کی مہک محسوس کی آپ نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ مہک کیسی ہے جبریلؑ نے فرمایا کہ یہ ماشطہ فرعون (فرعون کی کنگھی کرنے والی) اور اسس کی ذریات ہیں جن کی طرف سے مہک آرہی ہے۔ فرعون نے انہیں خدا کو معبود ماننے کی پاداش میں نذر آتش کردیا تھا آپ نے جنت میں بلالؓ کے جوتوں کی کھڑکھڑاہٹ سنی آپ نے حور عین کو دیکھا اور انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا آپ نے ان سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے جواب دیا ہم بہترین عورتیں ہیں ان لوگوں کی عورتیں ہیں جو راستباز اور پاکباز ہوں گے جن کا جنت میں قیام لازوال اور دائمی ہوگا جنہیں ابدی زندگی میسر ہوگی۔

۶ **جہنم کا معائنہ:** جہنم کے معائنہ کے دوران آپ جن احوال و کوائف سے آگاہ ہوئے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ آپ نے جہنم کو دیکھا اسمیں

باقی صفحہ آخر پر